جلد (۱) رسالہ مرقع قادیانی امرتسر مجریہ یکم اگست ۱۹۰۸ء نمبر (۳)

قادیانی کرشن نے اور روپ بدلا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم

قادیانی کرشن نے ایک اور اعلان شائع کیا ہے۔ جو ناظرین کی دلچسپی کے لئے تمام درج ذیل ہے:—

اعلان بار دوم:۔ (مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ) افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونیکا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام اُن کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کیلئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کرینگے آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایکدن ہے۔ اور ہر ایک قضا و قدر کے نزول کیلئے ایک رات ہے۔ اسوقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اسجگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَاُحَافِظُکَ خَاصَّۃً ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاصکر تجھے۔ چنانچہ گیارہ

برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیساکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اُسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنت اللہ علی من کذب وحی اللہ جیساکہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ولعنت اللہ علی من افتری علی اللہ۔

اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کر دے اور یاد رہے کہ میری کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا۔ بلکہ یہ ذکر ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ - یعنی کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے۔ بچائے جائینگے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاویں گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھیرے گی۔

اب میں دیکھونگا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے۔ مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعویٰ کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھے بھی خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھ لے افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد

اس کا جواب اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ دیا گیا کہ آپ کی عادت شریف ہے کہ جونہی کسی مخالف کو زلزلہ یا زکام ہوا۔ آپ نے اپنی صداقت کا نشان فوراً اُسے قرار دیا۔ دیکھو تو تمہاری ایمانداری کہ حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم کے انتقال پر تم نے اور تمہارے دام افتادوں نے کیا کیا بیہودہ گوئیاں کیں حالانکہ محدث دہلوی ایک سو دس سال کی عمر میں اور محدث گنگوہی اسی سال کی عمر میں انتقال ہوئے اور حدیث

شریف مین آیا ہے اعمار امتی بین ستین و سبعین وقل من یجوز۔ میری امت کی عمرین ساٹھ ستر سال کے درمیان ہونگی بہت کم آگے بڑہینگے دونون بزرگوار عام عمر طبعی سے بہت آگے بڑہکر انتقال ہوئے تاہم تم نے اور تمہارے دام اوفتادون نے اُن کے انتقال کو اپنا نشان قرار دیا۔ چنانچہ آپنے یا آپ کے اشارے سے آپ کے ایک دام اوفتادہ نے لکہا تہا کہ :۔

اسمعیل علی گڈہی ۔ نذیر حسین دہلوی رشید احمد گنگوہی ۔ غلام دستگیر قصوری چراغ الدین جمونی ۔ رسل بابا امرتسری ۔ راجہ جہانداد خان ۔ ملا احمد پشاوری آتہم امرتسری ۔ امریکہ کا ڈوئی ۔ اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہین جن کا اب نام و نشان نہین اب وہ ہلاک ہوئے اور عجب بات یہ ہی کہ اونکا کوئی قائم مقام بعد مین نہ رہا (الحکم ۲۱ اپریل صفحہ)

دیکھئے آپ کس جرأت کی ڈہٹائی ہے کوئی اس ایماندار سے پوچھے کہ اگر یہ لوگ تم پر ایمان لاتے تو ایک سو دس برس کی عمر سے زیادہ عمر اُن کو ملجاتی ؟ حالانکہ تم کو خود تو اسّی برس کی عمر کا الہام ہے وہ بھی شکی ہی چنانچہ تم وصیت بھی کرچکے ہو۔ پہر کیسا سفید جہوٹ بولا ہے کہ انکا قائم مقام بھی کوئی نہین ۔ حالانکہ عموماً سب کی اولاد جسمی اور روحانی زندہ ہے یہ خاکسار بوجہ علاقہ شاگردی کے دونون محدثون (دہلوی اور گنگوہی) کا قائم مقام بفضلہ تعالی زندہ موجود ہے جس نے بقول کرشن جی کرشنی سلسلہ کو باش باش کردیا۔ یہ کس کی قائم مقامی کا اثر ہے۔ کیا ان بزرگون کے زمانہ مین جسقدر آپکی مخالفت تہی وہ اب کم ہے ؟ کیا ان باتون سے آپ اپنی صداقت کا نشان بلند کر سکینگے ۔ تف ہے ایسی راست گوئی پر۔ سچ ہے ؎

رسول قادیانی کی رسالت ٭ جہالت ہے جہالت ہے جہالت

چونکہ تم لوگ اسی قسم کے ہوائی گہوڑے چلایا کرتے ہو۔ اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ تم سے پوچھا جائے کہ تمہارے مقابلہ پر اگر حلف اٹھائی جاوے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ جسکا جواب تم نے آجتک کچھہ نہ دیا اور آپ دوسری سباس مین جلدی آرا ہوئے +

پہر آپ کی چالاکی دیکھئے کہ صرف قسم اٹہانے پر اکتفا نہین بلکہ ساتہہ ہی یہ بھی شرط کی کہ ایسا مکذب یہ بہی دعوی کرے کہ مین بہی طاعون سے محفوظ رہونگا۔ یہ خوش آپ چاہتے ہین کہ جسطرح آپ بڑہ مار کر ذلیل ہوتے ہین۔ اسیطرح آپکا مکذب بہی ذلیل ہو۔ تاکہ کبڑی والا قصہ صادق آئے +

مشہور قصہ ہے کہ کسی کبڑی سے لوگوں نے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو؟ کیا یہ چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا یہ چاہتی ہو کہ اور کبھی تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں - کبڑی نے کہا نیز تو یہی چاہتی ہوں کہ اور بھی میری طرح کبڑی ہوں تاکہ جس طرح یہ مجھ پہ ہنستی ہیں - میں بھی انپر ہنسوں - کیا خوب ؎

ہمدرد تھا تھہ آیا اک مفلسی میں

مگر آپکے مخالف آپ کی طرح نہ تو مدعی الہام ہیں نہ آپ کی طرح حیا و شرم سے ......

باقی رہی آپکے اس الہام پر مفصل بحث - سو وہ اہلحدیث ۱ مئی میں ہو چکی ہے - اور اسکی تکذیب کافی دکھائی گئی ہے جسکا جواب آجتک آپنے نہیں دیا اور نہ ہی دے سکتی ہیں ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے ✣ وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں ×

سر سید احمد خان اور مرزا صاحب قادیان

میرے محبوب کے دو نوں نشان ہیں

کمر پتلی صراحی دار گردن

اس مضمون میں ہم ان دونوں نامآوروں کی پبلک زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں - پبلک زندگی سے ہماری مراد فن تصنیف ہے - جسکی وجہ سے ان دونوں نامآوروں کو نامآوری نصیب ہوئی ہے اُسی فن میں ہم اُن کا مقابلہ دکھا دینگے اور اس سے زیادہ یہ نہیں ہوگا کہ ان میں سے کسی ایک کے مذہبی خیالات کے ہم مصحح یا مؤید ہوں بلکہ صرف **فن تصنیف** میں مقابلہ منظور ہے - پس ہم پہلے فن تصنیف کی ایک مختصر سی تعریف کرتے ہیں +

تصنیف کے معنے ہیں واقعات صحیحہ کو جمع کرکے نتیجہ نکالنا - نتیجہ نکالنے میں غلطی ہو جانا اور بات ہے مگر واقعات صحیحہ کا پیش کرنا بہت ضروری ہے - پس اس تعریف کے مطابق ہم ان دونوں مصنفوں کا مقابلہ دکھاتے ہیں +

کچھ شک نہیں کہ سر سید احمد خان کے مذہبی خیالات کچھ بھی ہوں مگر ان میں بڑا کمال تھا